



سوال

(536) بیماری کی وجہ سے اعمال عمرہ پورے نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ گئی مگر وہاں پہنچنے کے ایک دن بعد میں سخت بیمار ہو گئی اور اعمال عمرہ پورے نہ کر سکی، البتہ بیت اللہ کے ساتھ چکر اور اسی طرح صفا و مروہ کی سعی کر لی تھی، مگر ہمیں روضہ رسول پر مدینہ منورہ جانا ممکن نہ ہو سکا اور ہم واپس آگئے، اس کا مجھے بہت غم اور افسوس ہے، تو کیا ہمارا یہ عمرہ کامل ہوا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ اعمال جو اس عورت نے کیے ہیں یعنی طواف اور سعی۔ اس کے لیے ایک عمل باقی ہے یعنی بالوں کا کاٹنا۔ اگر اس نے یہ تین عمل کیے ہوتے یعنی طواف، سعی اور بال کاٹنا، تب اس کا عمرہ کامل ہوتا۔

زیارت مدینہ یہ عمرہ کے تکمیلی اعمال میں سے نہیں ہے، اور نہ ہی عمرہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے۔ بلکہ زیارت مسجد نبوی ایک مستقل عمل ہے، آدمی کو جب بھی ممکن اور آسان ہو، کر لے۔ اس عورت کے عمرے میں سے جیسے کہ اس نے سوال میں بتایا ہے، ایک عمل بال کاٹنا باقی ہے۔ اور بال کاٹنے کے لیے وقت مقرر نہیں ہے۔ یہ اگر اب بھی کاٹ لے تو اس کا عمرہ پورا ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر اس نے سعی صفا و مروہ کے فوراً بعد سفر نہیں کیا تھا، بلکہ مکہ میں رکی رہی تھی تو اس کے ذمے طواف وداع بھی ہے۔ اگر آدمی صفا و مروہ کی سعی اور بال کاٹنے کے فوراً بعد سفر کرے تو اس پر طواف وداع نہیں ہے۔ اور صحیح قول یہی ہے کہ (اگر عمرے والا مکہ میں رکا رہا ہو تو روانگی کے وقت) اس پر طواف وداع ضروری ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمومی فرمان ہے:

(لا ینفراحد حتی ینکون آخر عمدہ بالیبت)

'کوئی شخص مکہ سے روانہ نہ ہو حتیٰ کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کے ساتھ ہونا چاہیے (یعنی طواف)۔' (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: 1755 و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، حدیث: 1327 صحیح ابن خزیمہ: 327/4، حدیث: 3000۔)

اور عمرہ حج ہی کی مانند ہے، سوائے ان چیزوں کے جن کا فرق ثابت ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا:



(اصنع في عمرتك ما انت صانع في حجب)

”تولپنے عمرے میں وہی کچھ کر جو لپنے حج میں کرتا ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب غسل المخلوق ثلاث مرات من الثياب، حدیث: 1536 و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم الحج او عمره وما لیباح، حدیث: 1180 و سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب فی المخلوق للمحرم، حدیث: 2710-)

عمرہ گویا ایک چھوٹا حج ہے۔ جو مورج میں واجب ہیں عمرے میں بھی واجب ہیں، سوائے ان کے جن کی دلیل ثابت ہو مثلاً وقوف عرفات، رمی یا حمار یا منیٰ میں رات گزارنا۔

تو اس خاتون کے لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ سعی کے فوراً بعد روانہ ہو چکی تھی تو اس پر طواف وداع نہیں تھا، کیونکہ یہ عمل ہی بیت اللہ کے ساتھ اس کا آخری عمل تھا۔ لیکن اگر اس کے بعد یہ مکہ میں رکی رہی تھی تو اس نے یہ قصور کیا ہے۔ اور اس نے جو کہا ہے کہ ”قبر نبی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکی“ یعنی اس کا ارادہ تھا کہ مدینہ منورہ جائے اور نبی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرے، تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ زیارت قبور کے لیے سفر کا اہتمام کرنا جائز نہیں ہے، قبر میں خواہ کوئی سی ہوں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(”لا تشد الرحال الا الی ثلاثہ مساجد: المسجد الحرام، و مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، و مسجد الاقصی“)

”تین مسجدوں کے علاوہ کہیں کے لیے پالان نہ کئے جائیں (یعنی سفر کا اہتمام نہ کیا جائے) مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصی۔“ (صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکہ والمدینہ، باب فضل الصلاة فی مسجد مکہ، حدیث: 1188 و سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی اتیان المدینہ، حدیث: 2033۔ صحیح سنن الترمذی، البواب الصلاة، باب ای المساجد افضل، حدیث: 326۔ صحیح و سنن نسائی، کتاب المساجد، باب ما تشد الرحال الیہ من المساجد، حدیث: 700 صحیح ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد کا ذکر پہلے ہے۔ دیکھیے: صحیح مسلم، کتاب الحج، باب لا تشد الرحال الا الی ثلاثہ مساجد، حدیث: 1397۔)

مقصد یہ ہے کہ عبادت کی غرض سے ان مقامات کے علاوہ اور کہیں کا سفر نہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے صرف یہی تین مقامات ہی مخصوص ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 391

محدث فتویٰ